سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار



شورش کاشمیری

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

مطبوعاتِ چٹان

۸۸ میکلوڈ روڈ ○ لاہور

آپ سے ترجمہ کے ساتھ قرآن پڑھا تھا، ایک دن اُس نے سوال کیا:

"شاہ جی، قرآن میں یہ تو درج ہے کہ مسلمان آزاد رہ کر اس طرح زندگی بسر کریں لیکن یہ کہیں درج نہیں کہ غلام ہوں تو کیونکر زندگی گزاریں؟ سارے قرآن میں مسلمان اور غلامی کہیں بھی اکٹھے نہیں ہیں، آخر مسلمان جنگ آزادی میں حصہ کیوں نہیں لیتے"؟

یہ بات شاہ جی کے دل میں اُتر گئی۔ پھر کیا تھا مدت العمر عام جلسوں میں مسلمانوں سے اس کا جواب پوچھتے پھرے۔

ایک سوشلسٹ نوجوان نے جو آپ کے ساتھ قید میں تھا سوال کیا:

شاہ جی آپ نے کبھی نماز ترک نہیں کی اور نہ کبھی روزہ چھوڑا؟ پھر آپ کا دل عام نمازیوں کی طرح سخت کیوں نہیں؟

شاہ جی مسکرائے، فرمایا بھائی جو مذہب انسان کے دل کو گداز نہیں کرتا وہ مذہب نہیں سیاست ہے اور مجھے ایسی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

شاہ جی نے جیل میں مونج کوٹی، بان بٹا اور گندم پیسی لیکن عام طور پر مشقت سے بے نیاز ہی رہے، ایک زمانہ میں ٹوپی پہننا چھوڑ دی، کسی نے وجہ پوچھی فرمایا پہلی دفعہ جیل گیا تو جیلر نے ہاتھ بڑھا کر ٹوپی اُتارنا چاہی، میں نے ہاتھ روک لیا اور اُتار کر خود حوالے کر دی، تب سے فیصلہ کیا ہے کہ ٹوپی نہیں پہنوں گا۔ بس یہ چوگوشیہ رومال سر پر رکھتا ہوں۔

اب تو جیل خانوں میں کافی اصلاح ہو چکی ہے ایک زمانہ میں قیدی کو تین ماہ بعد ایک خط لکھنے اور دو ماہ بعد ایک خط وصول لینے کا حق ہوتا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک بڑا جبر تھا نتیجۃً بہت سے قیدی بیرنگ خط لکھتے جو بیرونی سنسر شپ کی وجہ سے پکڑے جاتے اور ان کی سزا کا موجب ہوتے، شاہ جی نے اس کا توڑ پیدا کیا۔ پنڈت کرپارام برہم چاری کے نام سے اپنے احباب کو ڈوناج پور جیل سے اکثر خط لکھتے رہے اور یہ نام سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا ترجمہ یا بدل تھا۔